DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Distt. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

شازیہ اپنے خاوند کے ساتھ حج پر گئی، اسکی عادت یہ ہے کہ اسے چاند کی '10' سے '15' تاریخ تک '6' دن حیض آتا ہے، اس نے افعال حج کی ادائیگی کے لیے ایام موخر کرنے والی دوا کھالی، اسکے باوجود اسکو '10' ذوالحجہ کی صبح خون کا دھبہ لگ گیا، شازیہ نے اس دھبہ کو اہمیت نہ دی، اسی حالت میں رمی کی اور شام کو مکہ آکر طواف زیارت کیا، طواف زیارت کے بعد ہمبستری بھی ہوئی، پھر منیٰ واپس آکر اسی حالت میں رمی کرتی رہی، '13' ذی الحجہ کو دوبارہ دھبہ لگ گیا، پھر '15' ذی الحجہ کو معمول کے مطابق خون جاری ہو گیا جو کہ حسب عادت '6' دن '20' ذی الحجہ کی شام تک جاری رہا، اس نے پاکی کے بعد '23' ذی الحجہ کو طواف وداع کیا اور پاکستان واپس آگئے۔ کیا شازیہ کا حج ہو گیا؟ اور کتنے دم لازم ہونگے؟

مستفتی: عبدالواحد (صادق آباد)

0305- 1234567

الجواب حامداً و مصلیاً

ممسکِ حیض ادویہ کی وجہ سے اگر خون نہ آئے تو عورت پاک سمجھی جائے گی، بشرطیکہ خون کا دھبہ نہ لگے، صورت مذکورہ میں چونکہ مذکورہ خاتون کو '10' تاریخ کو خون کا دھبہ لگ گیا تھا، لہذا وہ حائضہ تھی اور یہ خون چونکہ '20' تاریخ کی شام تک جاری رہا یعنی اکثر مدت حیض سے تجاوز کر گیا تھا تو ایام عادت کے بقدر خون حیض اور اسکے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہو گا، اسی بناء پر '16' تاریخ کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ کا تھا،

عورت ماہواری کے ایام میں بیت اللہ کے طواف اور سعی کے علاوہ سب افعال کر سکتی ہے مثلاً وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، رمی، ذبح وغیرہ۔ اور طواف و سعی پاک ہونے کے بعد کرے۔ مذکورہ خاتون نے حیض کی حالت میں جو طواف زیارت کیا اگرچہ یہ طواف معتبر ہو گیا تھا اور اس سے تحلل حاصل ہو گیا تھا (یعنی احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں تھیں) اور اس طواف کے بعد جو ہمبستری ہوئی تھی اسکی وجہ سے دم لازم نہ ہو گا، البتہ طواف کا اعادہ واجب تھا، اگرچہ اس نے اعادہ کی نیت سے طواف نہیں کیا لیکن اس نے جو طواف وداع کیا اسی کو طواف زیارت کا اعادہ سمجھا جائے گا، اب اگر مذکورہ خاتون نے اس طواف کے بعد بھی کوئی طواف کیا ہے وہ طواف وداع بن جائے گا اور کوئی دم لازم نہیں ہو گا، اگر کوئی طواف نہیں کیا تھا تو طواف وداع نہ کرنے کی وجہ سے ایک بکری یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ بطور دم لازم ہو گا جسے حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔

فی بدائع الصنائع کتاب الطہارۃ باب الحیض المجلد الاول (153)

الحیض فی عرف الشرع اسم لدم خارج من رحم واما خروجه فهو ان ینتقل من باطل الفرج الی ظاهره اذلا یثبت الحیض الا به"

وفی فتح القدیر کتاب الطہارۃ باب الحیض المجلد الاول (صفحہ 152)

"والطهر اذا تخلل بين الدمين فی مدة الحيض فهو كالدم المتوالی"

وفی غنیۃ الناسک علی الصفحۃ 272

"ولو طاف للزیارۃ جنباً او حائضاً کله او اکثره وهو اربعة اشواط فعلیه بدنة ...... فان اعاده سقطت عنه بدنة"

وفی الدر المختار المجلد الثانی (صفحہ 551)

"وان المعتبر الطواف الاول والثانی جابر له. فلا تجب اعادة السعی"

وفی ارشاد الساری فی باب الجنایات (صفحہ 490)

"واذا اعاد الطواف ای طواف الزیارۃ طاهراً وقد طافه جنباً ای اولاً فالمعتبر هو الاول والثانی جابر له"

Scanned by CamScanner

وفی ارشاد الساری فی باب الجنایات (493)

"ولو طاف للزیارۃ جنباً وطاف للصدر طاہراً فان طاف للصدر فی ایام النحر فعلیہ دم لترک الصدر لانہ انتقل الی الزیارۃ وان طاف للصدر ثانیاً فلا شیئ علیہ، وان طاف للصدر بعد ایام النحر فعلیہ دمان، دم لترک الصدر ودم لتاخیر الزیارۃ، فان طاف للصدر ثانیاً سقط عنہ دمہ ولا شیئ علی الحائض لتاخیر الطواف "

واللہ سبحانہ أعلم وعلمہ أتم وأحکم..........................

آفاق زاہد

دار الافتاء، صادق آباد

4/ربیع الثانی 1440ھ

13/دسمبر/2018ء

دستخط: مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

مفتی

دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

نائب مفتی

دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

نائب مفتی

دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

نائب مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 10/11

مورخہ

نوٹ: ۱۔ یہ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحتِ سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

Scanned by CamScanner